اردو مضامین

تولیدی اور جنسی صحت: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Reproductive and Sexual Health: In the Light of Islamic Teachings

پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء*

ABSTRACT

Human is the combination of body and spirit, Islām pays attention to the balanced growth and construction of the human personality considering the health of both body and spirit. As Muslims, we believe that Islām is the perfect code of life, which provides guidance for the solutions of all individual and collective problems of human beings. Therefore, we believe that Islām has a complete system of instructions for the development and reformation of spirit on the one hand, and, on the other hand, it has prescribed guidelines for the upkeeping and maintenance of the body.

Reproductive and sexual health is one of the major problems of human beings. Eastern societies are comparatively shy to discuss this problem, unless necessary, while the western societies have introduced sex education in their schools to teenagers.

We being Muslims tend to look towards our religion to guide us in such a way, that it may educate us, on the one hand, and on the other, it may guide us to adopt the required attitude to avoid the negativity of its awareness.

Although the issue of reproductive health is considered as the specialty of the modern age, however, Islamic instructions very obviously discuss them from the beginning.

In this article, the author has explored and elaborated Islamic teachings regarding the reproductive health and sexual instructions and discussed them in order to prove that Islām has the full capacity to solve the current social problems of reproductive health and sexual health.

Keywords: *Combination of Body and Spirit, Human Personality, Reproductive and Sexual Problems, Growth, Guidelines,*

---

* چیئرمین شعبہ اسلامیات، پشاور یونیورسٹی، پشاور

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ قرآن اور سنت کے مجموعے میں تمام علوم وفنون کے لئے اِشارات موجود ہیں لیکن اِنہیں سمجھنے کے لئے سرسری مطالعہ کافی نہیں بلکہ عمیق غور وفکر کی ضرورت ہے۔ دین اسلام کی تمام تر عمومی تعلیمات نوعِ اِنسانی کی کامیابی کے لئے حفظانِ صحت کے اُصولوں کے عین مطابق ہیں جنہیں قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ نے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے بیان فرمایا تھا لیکن جدید سائنس نے اب کہیں جا کر اُن زرّیں اُصولوں کی اِفادیت سے آگاہی حاصل کی ہے جو آپ ﷺ نے بالکل سادہ اور عام فہم زبان میں اپنی اُمت کو سمجھائے تھے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو بہترین تخلیقی نمونہ قرار دیا ہے۔ [۱] تخلیق کے بعد انسان کو اپنے بدن کی حفاظت اور تمام بیماریوں سے اس کی حفاظت کرنے کے تقاضے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ کوئی ایسا عمل نہ کیا جائے جس سے وجود انسانی کو کسی قسم کی ہلاکت یا خطرے میں پڑ جانے کا امکان ہو کیونکہ صحت و تندرستی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور نعمتوں کے شکر ادا کرنے اور ان کی قدردانی کی ایک صورت یہ ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے ہر طرح کے جائز وسائل کو اختیار کیا جائے۔ لہٰذا صحت کی حفاظت بھی اسی طرح اہم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے باقی انعامات کی قدر کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ صحت و تندرستی اللہ تعالیٰ کی نمایاں اور اہم ترین نعمتیں ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ))[۲]

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سارے لوگ نقصان اور خسارے میں رہتے ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت۔

صحت اور عمر کی قدر تب معلوم ہوتی ہے، جب انسان بیماری اور موت کا شکار ہو جائے۔ تندرستی ایک عظیم نعمت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إنَّ أولَ ما يُسْأَلُ عَنْهُ العَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَك جِسْمَكَ، وَنُرْوِ مِنَ الماءِ البارِدِ))[۳]

ترجمہ: قیامت کے دن انسان سے جن انعامات کے بارے میں پوچھا جائے گا، ان میں صحت اور ٹھنڈا پانی سر فہرست ہوں گے۔

آج کا انسان جن گوناگوں مسائل کا شکار ہے، ان میں صحت و تندرستی کے مسائل بھی شامل ہیں صحت اور عمر کی قدر تب معلوم ہوتی ہے، جب انسان بیماری اور موت کا شکار ہو جائے تندرستی ایک عطیہ الٰہی ہے، لیکن بدقسمتی سے اس بیش بہا نعمت کی کماحقہ قدر نہیں کی جاتی، اور لوگ اس میں غفلت برتتے ہیں۔ مال و دولت، جائداد اور دیگر املاک کی قدردانی سے تو ہر ایک واقف ہے، لیکن جس قوت کے ذریعے یہ تمام چیزیں میسر آتی ہیں اور جس کے ذریعے ان تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، اس کو برقرار رکھنے اور اس کی حفاظت کے لیے کسی قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی جاتیں۔

صحت و تندرستی کے بے شمار فوائد ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ دنیاوی زندگی خوش گوار گزرتی ہے۔

۲۔ انسان بہت سے امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

۳۔ وہ دنیا کی نعمتوں سے بہ طریق احسن محظوظ ہوتا ہے۔

۴۔ وہ ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے، مشکلات کا مقابلہ کر سکتا ہے اور کبھی بھی مایوسی اور قنوطیت کا شکار نہیں ہوتا۔

۵۔ تندرست جسم ہی تندرست دماغ رکھتا ہے، اس لیے ایسا شخص صحیح فیصلے صادر کر سکتا ہے اور کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر بعد میں اسے خود ندامت اٹھانی پڑے، سچ ہے کہ ''تندرستی ہزار نعمت ہے۔''

۶۔ بیماری کی حالت میں بھی وہ مایوسی سے دور رہتا ہے۔

۷۔ صحت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر اس کی قدر کرتا ہے۔[۴]

لہٰذا صحت ایک ایسی دولت ہے جس کا دنیا میں کوئی نعم البدل نہیں ہے اسی لئے ترقی یافتہ ممالک میں انسانوں کو صحت و تعلیم کی بہتر اور مفت سہولتیں فراہم کرنے کی بنیادی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے۔

اسلام اور تولیدی صحت:

شریعتِ اسلامی کے اولین مصادر قرآن و سنت میں انسانی صحت کے بارے میں ہدایات ملتی ہیں۔

تاہم تولیدی صحت کو عصر حاضر کا طبی موضوع قرار دیا جاتا ہے۔ تولیدی صحت کے بارے میں قرآن و حدیث میں بیان کردہ ہدایات کو پیش کرنے سے پہلے تولیدی صحت کی معاصر توضیح پیش کی جاتی ہے۔

الف: معاصر امریکی جریدہ(Reproductive Health) میں تولیدی صحت کی تعریف کی ہے:

Reproductive health is defined as a state of physical, mental, and social well-being in all matters relating to the reproductive system, at all stages of life. Good reproductive health implies that people are able to have a satisfying and safe sex life, the capability to reproduce and the freedom to decide if, when, and how often to do so.[(5)]

ترجمہ: انسانی زندگی کے جملہ مراحل میں تولیدی نظام سے متعلق جسمانی، ذہنی اور معاشرتی نشوونما کا مطالعہ تولیدی صحت کہلاتا ہے۔ تولیدی صحت کی بہتر تطبیقات واثرات میں یہ شامل ہے کہ لوگ ازدواجی تعلقات سے بطریق احسن عہدہ برآ ہوں۔ نیز ان کی بھرپور تولیدی صلاحیت قائم ہو اور بوقت ضرورت اس پر عمل کرنے کے اہل ہوں۔

ب: اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ (World Health Organization) نے تولیدی صحت کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

A state of complete physical, mental and social well-being and not merely the absence of disease or infirmity, in all matters relating to the reproductive system and to its functions and processes. Reproductive health therefore implies that people are able to have a satisfying and safe sex life and that they have the capability to reproduce and the freedom to decide if, when and how often to do so. Implicit in this last condition are the rights of men and women to be informed and to have access to safe, effective, affordable and acceptable methods of family planning of their choice, as well as other methods of their choice for regulation of fertility which are not against the law, and the right of access to appropriate healthcare services that will enable women to go safely through pregnancy and childbirth

and provide couples with the best chance of having a healthy infant.[(6)]

ترجمہ: تولیدی نظام، کارکردگی اور طریق کار کو مد نظر رکھ کر وہ حالت جو مکمل جسمانی، ذہنی اور سماجی ارتقاء سے تعلق رکھتی ہو تولیدی صحت کہلاتی ہے۔ امراض و عوارض کی نفی اس میں ملحوظ نہیں۔ تولیدی نظام میں مرد کا مردانہ پن اطمینان بخش زندگی کا ثبوت ہے۔ جو مرد و عورت دونوں کا حق ہے۔ تولیدی صحت کے تحت (میاں بیوی کی) باہمی رضامندی سے محفوظ، موثر، قابل برداشت اور قابل قبول خاندان کی تنظیم پر عمل کرسکتے ہیں۔ مزید! تولیدی صلاحیت کی افزودگی جو قانون کے خلاف نہ ہو، اسی طرح حمل و زچگی کی اہلیت عورت میں موجود ہو نیز صحت مند بچے کی ممکنہ تولید کا مطالعہ بھی اس میں کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا توضیحات کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ مکمل جسمانی، ذہنی اور معاشرتی آسودگی کی حالت تولیدی یا جنسی صحت کہلاتی ہے، ایسا نہیں کہ صرف بیماری یا علت کی غیر موجودگی کو تولیدی صحت کہا جائے بلکہ اس سے تعلق رکھنے والے تمام عوامل کی مکمل درستگی اور ہم آہنگی جنسی یا تولیدی صحت میں شامل ہیں۔ تولیدی صحت کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی ایک قابل اطمینان اور محفوظ مباشرت کے قابل بنیں، اس کے علاوہ وہ دونوں خود بھی صحت مند ہوں اور ان کی پیدا ہونے والی اولاد بھی صحت مند ہو۔ ان توضیحات کے نتیجے میں تولیدی صحت کے درج ذیل ضروری عناصر ترکیبی سامنے آتے ہیں:

۱۔ محفوظ زچگی بشمول نوازائیدہ بچے یا بچی کی بقا، کسی وجہ سے اسقاطِ حمل سے پیش آنیوالی پیچیدگیوں پر قابو پانا۔

۲۔ تنظیم نسل بشمول بچے کی پیدائش کے لئے مناسب وقت کا انتخاب اور ضرورت کے مطابق وقفہ اور بچوں کی صحیح تربیت۔

۳۔ تولیدی اعضاء کی بیماریوں بشمول مباشرت سے منتقل ہونے والی بیماریوں اور ایڈز سے بچاؤ۔

بیوی بھی عام انسانوں کی طرح مختلف الاقسام جسمانی عوارض میں ابتلاء کا شکار ہو سکتی ہے، شوہر کی طرح اسے بھی وائرس، بیکٹیریا اور حادثات سے سابقہ پڑ سکتا ہے۔ ایسے مواقع پر ان کا علاج مرض کی مناسبت سے کروانا ضروری ہے، جو کہ ایک شوہر ہونے کی حیثیت سے مرد پر واجب ہے۔ ان عام امراض کے علاوہ عورتوں کے کچھ ایسے مخصوص عوارض بھی ہوتے ہیں جو اُن اعضاء سے تعلق رکھتے ہیں جو اللہ

تبارک و تعالیٰ نے عورتوں میں اضافی ذمہ داریاں برداشت کرنے اور پورا کرنے کے لئے رکھے ہیں۔ مثلاً اندام نہانی، رحم (Fallopian tubes)، پستان وغیرہ۔ ان اعضاء کی طبی تفصیل میں جانا طوالت کا باعث ہو گا لیکن اتنا سمجھنا ضروری ہے کہ ان اعضاء کا تعلق بنیادی طور پر چونکہ تولید (ماں بننے کے عمل) سے ہے لہٰذا یہ اعضاء بھی پوشیدہ ہونے کے باوجود علاج معالجہ کے سلسلے میں اتنی ہی توجہ کے مستحق ہیں جتنے کہ ظاہری اعضاء، بلکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو ان کی صحت کی اہمیت کچھ زیادہ ہے کیوں کہ ان اعضاء کی صحت پر نسل انسانی کی بقاء کا دارومدار ہے۔

اسلام اور جنسی صحت:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا اس میں ایک مسلمان کی جنسی اور تولیدی صحت کے حوالے سے بھی مکمل تعلیمات پائی جاتی ہیں تاہم یہ امر ضروری ہے کہ ہم جنسی صحت یا نسلِ انسانی کی تنظیم کے موضوع پر اسلامی اقدار، ضابطوں اور تعلیمات کی روشنی میں بات کریں۔ جنسی صحت کے حوالے سے ہمارے آج کے معاشرے کو کئی ایک مسائل اور دشواریوں کا سامنا ہے، جیسے خواتین کی زچگی کے دوران بیماری اور فوتگی، حمل سے متعلق صحت کے مسائل جو کہ بسا اوقات لڑکی کی کمزور صحت کی حالت میں شادی کرنے یا بہت کم وقفے کے بعد دوبارہ حاملہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح عورتوں پر تشدد اور مباشرت سے منتقل ہونے والی بیماریاں (بشمول ایڈز) بھی تولیدی صحت کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔

اسلام میں جنسی صحت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کی منشاء یہ ہے کہ مرد اور عورتیں اپنے جنسی رویوں میں محتاط و معتدل رہیں اور اپنی اس قوت وجبلت کو بے لگام نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں انسانوں کی بہترین راہنمائی فرمائی ہے۔ اسلام میں مرد و عورت کے تعلقات صرف جنسی تسکین پر منحصر نہیں بلکہ وہ انہیں مقدس رشتوں میں باندھ کر باپ، ماں اور اولاد، پھر خاندان کی تشکیل اور پھر افراد خانہ ہونے کے اعتبار سے ہر ایک کے فرائض و ذمہ داریاں مقرر کرتا ہے۔ انسانی وقار، سماجی اقدار اور اسلامی تعلیمات کو اگر مد نظر رکھا جائے تو ہمارا معاشرہ پوری انسانیت کے لئے ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔

انسانی زندگی کے جنسی پہلو:

انسانی زندگی کے درج ذیل جنسی پہلو ہیں:

۱. نکاح کی صورت میں عورت و مرد کا میاں بیوی کی حیثیت سے رہنا۔

۲. عورت و مرد کا نکاح کئے بغیر باہم جنسی تعلقات قائم کرنا۔

۳. ایک مرد دوسرے مرد سے یا ایک عورت کا دوسری عورت کے ساتھ جنسی خواہش پوری کرنا۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے سوائے پہلی صورت کے باقی دونوں صورتوں کو حرام اس لئے رکھا ہے کہ مرد و عورت شوہر و زوجہ بن کر اپنی زندگی آسودگی سے گزاریں اور معاشرے کے بگاڑ کا سبب نہ بنیں، معاشرے میں بے اطمینانی اور بگاڑ نہ پیدا کریں، خود اپنی اور اپنی اولاد کی صحت کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

چونکہ تولیدی صحت پر اثر انداز ہونے والا ایک اہم عامل عورت و مرد کا نکاح کئے بغیر باہم جنسی تعلق ہے جسے شریعت کی زبان میں "زنا" کہا جاتا ہے اس لئے ذیل میں زنا کی حرمت اور برائی پر قرآن و حدیث کے حوالے سے روشنی ڈالی جاتی ہے:

زنا کا مفہوم:

زنا کے لفظی معنیٰ فسق و فجور کے ہیں۔ ابن منظور رقمطراز ہیں:

"الزنا لغة:مصدر قولهم: زنى يزني زنا وزناء وهو مأخوذ من مادّة (ز ن ى) الّتي تدلّ على الوطى المحرّم، يقال وخرجت فلانة تزاني وتباغي أي تفجر وتحلّ لنفسها ما حرّمه الله" (۷)

ترجمہ: زنا لغت کی رو سے زنی "یزنی زنا وزناء" سے مصدر ہے۔ اور یہ اپنے مادہ ز-ن-ی سے ماخوذ ہے۔ جو حرام کاری پر دلالت کرتا ہے (کلام عرب میں) کہا جاتا ہے کہ فلاں نکل گئی، اس نے زنا کیا اور بغاوت کی یعنی فسق و فجور کا ارتکاب کیا اور اپنے لئے اللہ کے حرام کردہ امور کو حلال کر ڈالا۔

علامہ راغب زنا کے اصطلاحی معنی بیان کرتے ہیں:

"الزّنا هو وطى المرأة من غير عقد شرعيّ" (۸)

ترجمہ: زنا، عقد شرعی کے بغیر ہمبستری کا نام ہے۔

امام جرجانی فرماتے ہیں:

"الوطی في قبل خال عن ملك أو شبهة"(۹)

ترجمہ: ایسی عورت سے جماع کرنا جو مرد کی اپنی بیوی نہ ہو

مزاج اسلام یہ ہے کہ جنسی فعل تو دور کی بات، ایک صاف ستھرے باکردار مثالی معاشرے کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے غیر عورت کو بری نظر سے دیکھنے پر بھی حدیث میں زنا کا اطلاق کیا گیا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ)) (۱۰)

ترجمہ: بے شک اللہ نے ابن آدم کے لئے زنا میں سے ایک حصہ مقرر کر دیا گیا ہے جو اسے ضرور پہنچے گا۔ پس آنکھ کا زنا (غیر محرم پر) بری نظر ڈالنا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے اور یہ شرک و قتل کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ ذیل میں زنا کے متعلق چند آیات کریمہ ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔ ارشاد باری ہے ﴿ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴾(۱۱)

ترجمہ: (رحمٰن کے بندے) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ۔ اور وہ زنا نہیں کرتے۔ جو ایسا کرے گا تو وہ سخت گناہ گار ہو گا۔

۲۔ ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴾ (۱۲)

ترجمہ: اور زنا کے قریب بھی مت جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔

۳۔ نیز ارشاد ہے ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾(۱۳)

ترجمہ: زنا کرنے والی اور زنا کرنے والے دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی صفات میں بیان کیا ہے:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴾ (۱۴)

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے تو ان کے بارے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔

احادیث مبارکہ میں بھی زنا کی مذمت بیان کی گئی ہے، ذیل میں بطور نمونہ چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

۱۔ ((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُو مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) (۱۵)

ترجمہ: زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مؤمن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مؤمن نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

۲۔ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الشَّيْخِ الزَّانِي وَلَا إِلَى الْعَجُوزِ الزَّانِيَةِ)) (۱۶)

ترجمہ: عمر رسیدہ زناکار مرد و عورت کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھے گا بھی نہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

۳۔ ((إِنَّ الزُّنَاةَ يَأْتُونَ تَشْتَعِلُ وُجُوهَهُمْ نَارًا)) (۱۷)

ترجمہ: زناکار لوگ جب قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہروں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ نے شب معراج میں زناکار افراد کے مشاہدہ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

۴۔ ((وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي)) (۱۸)

ترجمہ: جو مرد و عورت عریاں تندور کی طرح کی عمارت میں تھے وہ بدکاری کرنے والے مرد اور بدکاری کرنے والی عورتیں تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے نوجوانوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

۵۔ ((احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ. أَلَا مَنْ حَفِظَ اللَّهُ لَهُ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ))[۱۹]

ترجمہ: اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، زنانہ کرو، آگاہ رہو کہ جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی جنت اسی کے لئے ہے۔

ہم جنس پرستی کی حرمت:

اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم میں بعض سابقہ امتوں کو ان کے کفر وشرک اور فسق وفجور کے سبب ہلاک وبرباد کردینے کا تذکرہ متعدد مقامات پر کیا ہے، تاکہ لوگ اس سے درس عبرت حاصل کریں اور ان قوموں کے کفر اور ناشکری ومعصیت سے بچ کر اللہ تعالی کے عذاب سے محفوظ ہوں۔ ان ہی امتوں میں سے ایک نہایت بدبخت قوم حضرت لوط علیہ السلام کی ہے، جو فحش ومنکرات، بے حیائی اور ہم جنسی کے سبب اللہ تعالی کے سخت ترین عذاب کی حقدار ہوئی۔ جب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے آپ کی دعوت کو قبول نہیں کیا اور اپنے عمل بد پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالی کا فیصلہ ان کے بارے میں ظاہر ہوا۔ اللہ تعالی نے اس قوم کو تباہ وتاراج کرنے کے لئے فرشتوں کو بھیجا اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو صرف اسی جرم میں ہلاک کیا گیا۔

اسلام ایسے افراد کے لئے جن سزاؤں کا قائل ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ فاعل پر مفعول کی بہن، ماں اور بیٹی سے نکاح حرام ہے یعنی اگر یہ کام ازدواج سے پہلے صورت پذیر ہو تو یہ عورتیں اس کے لئے ابدی طور پر حرام ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی شریعت میں مختصر اور پر معنی عبارات کے ذریعے ان مفاسد کی طرف اشارہ کیا گیاہے۔ ہم جنس پرستی (Homosexuality or Sodomy) تولیدی صحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، ہم جنس پرستی کے بارے میں اسلامی موقف پیش کیا جاتاہے:

قرآن کی روشنی میں:

۱۔ ﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۔ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴾[۲۰]

ترجمہ: اور جب لوط نے اپنے قوم سے کہا کیا ایسے فحش کام کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کی بجائے مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو، مگر یہ کہ تم حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔

۲۔ ﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ﴾[۲۱]

ترجمہ: کیا تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو اور تمھارے رب نے تمھارے لئے جو بیویاں بنائی ہیں انہیں چھوڑتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔

احادیث کی روشنی میں:

ہم جنس پرستی کے بارے میں کئی احادیث مبارکہ میں مذمتی و تہدیدی ارشادات مذکور ہیں، تاہم بطور نمونہ صرف چند ایک پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

۱۔ ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ))[۲۲]

ترجمہ: جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتے دیکھو تو کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔

عورتوں کی ہم جنس پرستی:

مردوں کی طرح بعض عورتوں میں بھی ہم جنس پرستی پائی جاتی ہے اور یہ رجحان مغرب میں بڑھ رہا ہے۔ یہ بھی اسلام میں حرام ہے۔ اصطلاح شریعت میں اسے السحاق، المساحقۃ کہا جاتا ہے جس کا مطلب عورت کا دوسری عورت سے اپنی جنسی تسکین کرنا ہے۔[۲۳] چونکہ عورتوں کی یہ ہم جنس پرستی بھی تولیدی صحت کو متاثر کرتی ہے اس لئے شریعت میں اس کی مذمت کی گئی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ((السِّحَاقُ بَيْنَ النِّسَاءِ زِنًا بَيْنَهُنَّ))[۲۴]

ترجمہ: عورتوں کی ہم جنسی ان کا آپس کا زنا ہے۔

مردوں اور عورتوں کا بلا نکاح اپنی جنسی خواہش پوری کرنا (زنا)، مردوں کی مردوں سے جنسی تسکین (لواطت) اور عورتوں کی عورتوں سے جنسی تسکین (مساحقت) اسلام نے ان تینوں صورتوں کو

حرام رکھا ہے اس لئے کہ یہ سب معاشرے میں تباہی کا سبب ہیں اور دیگر اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں کے علاوہ یہ دنیا کی مہلک ترین بیماریوں میں سے ایک یعنی ایڈز (Aids) کے پھیلنے کا سبب بھی ہیں۔ اسلام نے اس عمل قبیح کے لئے سخت سزائیں تجویز کی ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

((وَاخْتَلَفَ أَهْلُ العِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ، فَرَأَى بَعْضُهُمْ: أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ، وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ، وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ: الحَسَنُ البَصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَأَهْلِ الكُوفَةِ.))[۲۵]

ترجمہ: وطی کی حد کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، بعض کی رائے یہ ہے کہ اسے رجم کیا جائے گا خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ یہ قول مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے، تابعین میں سے بعض علماء کا کہنا ہے کہ وطی کی حد زانی کی حد ہے ان میں حسن بصری، ابراہیم نخعی، عطاء بن ابی رباح، ثوری اور اہل کوفہ شامل ہیں۔

اس سلسلے میں شرعی حکم تو واضح ہے کہ خدا کے حرام کردہ امور کو حلال ٹھیرالینا کفر اکبر ہے بہ طور خاص جب اس میں کوئی فقہی نوعیت کا اختلاف بھی نہ ہو یعنی اس کی حرمت پر علمائے امت کا اجماع و اتفاق ہو۔ یہ مسئلہ یقینی طور پر ضروریات دین میں شامل ہے یعنی اس کی حرمت اس درجہ شہرت و بداہت کے ساتھ ثابت ہے کہ ہر خاص و عام مسلمان اس سے واقف ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام میں ایک مسلمان کی جنسی اور تولیدی صحت کے حوالے سے بھی مکمل تعلیمات پائی جاتی ہیں، تاہم یہ امر ضروری ہے کہ اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے ہم اسلامی تعلیمات اور اپنے سماجی و معاشرتی اقدار کو ملحوظ نظر رکھیں۔

جنسی انحراف کی طرف افراد کے میلان کے بہت سے علل واسباب ہیں، یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ کا اپنی اولاد سے سلوک یا ہم جنس اولاد کی نگرانی نہ کرنا، ان کے طرزِ معاشرت اور ایک ہی جگہ پر سونا وغیرہ بھی ہو سکتا ہے اس آلودگی کا ایک عامل بن جائے۔

ہم جنس پرستی وہ قابل نفرت اور خلاف فطرت عمل ہے جس کی ابتدا حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے کی اور اس فعل میں شہرت حاصل کی، بعد ازاں یونان کے فلاسفہ نے اس گھناونے جُرم کو فلسفیانہ جواز کا کاندھا فراہم کیا اور جو کسر باقی رہ گئی وہ جدید مغربی تہذیب نے پوری کر دی جس نے نہ صرف اس خلاف فطرت فعل کے حق میں زبردست پروپیگنڈا کیا، اسے جائز قرار دینے کے قانون سازی کی، بلکہ انسانی حقوق آزادی کے نام پر کوششیں جاری ہیں۔

ہم جنس پرستی ایک مہلک متعدی مرض کی طرح ساری دنیا میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، اس کے حامیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور تقریباً نصف دنیا نے اس کو قانونی جواز دے دیا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، کناڈا، فرانس، ڈنمارک، نیوزی لینڈ، ساؤتھ افریقہ، برازیل، بیلجیم، ارجنٹینا، ناروے، پرتگال، اسپین کے بشمول امریکہ اور یورپ کے کئی ممالک نے باضابطہ اس کو قانونی جواز فراہم کر دیا ہے۔ مشرق وسطی اور ایشیائی ممالک کی اکثریت اس کے خلاف ہے، لیکن دنیا کی تقریباً ساٹھ فیصد آبادی ہم جنس پرستی کی تائید کر رہی ہے اور ہر سات میں سے ایک فرد اپنے مخالفانہ ذہن کو تائید و حمایت میں تبدیل کر رہا ہے۔ ستر فیصد بالغ افراد اس کی حمایت میں ہیں۔

ہماری صفوں میں بھی بعض ایسے نام نہاد مسلمان ہیں، جو ہم جنس پرستی کو اسلام میں جائز و مباح قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں، جب کہ از روئے شریعت یہ فعل قبیح ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے۔ جو کوئی اس کو حلال سمجھے گا، نص قرآنی کے انکار کی بناء وہ اسلام سے خارج ہے اور جو اس کو حرام سمجھتے ہوئے مرتکب ہو گا، وہ شرعاً فاسق و فاجر، گناہ کبیرہ اور ناقابل معافی

جرم کا مرتکب ہوا اور از روئے شرع اپنی زندگی کے حق کو وہ کھو دیتا ہے۔ ایسا شخص انسانی معاشرہ میں رہنے، بسنے اور جینے کے قابل نہیں ہے، اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔[۲۶]

حوالہ جات وحواشی

۱) سورۃ التین:۴

۲) الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، دار الغرب الاسلامی، بیروت،۱۹۹۸، حدیث نمبر(۲۰۳۴)ص:۴/۱۲۶

۳) الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن، مؤسسۃ الرسالہ، سن اشاعت ۲۰۰۰، ص:۲۴/۵۸۵

4) http://lib.bazmeurdu.net

5) http://www.reproductive-health-journal.com/about/faq/whatis

6) UN Programme of Action adopted at the International Conference on Population and Development, Cairo, 5-13 September 1994, Para7.2a. http://www.choiceforyouth.org/information/sexual-and-reproductive-health-and-rights/official-definitions-of-sexual-and-reproductiv .

۷) ابن منظور، لسان العرب، دارالفکر، ص:۳/ ۱۸۷۵، الفیومی، احمد بن محمد بن علی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المکتبۃ العلمیہ، بیروت، ص:۱/۲۵۷

۸) الراغب الأصفهانی، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم الدار الشامیہ، دمشق بیروت ص:۲۲۰

۹) الجرجانی، علی بن محمد الزین الشریف، التعریفات، دار الکتب العلمیہ بیروت-لبنان ص:۱۲۰

۱۰) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب زنا الجوارح دون الفرج، دار طوق النجاۃ،۱۴۲۲ھ، حدیث (۶۲۴۳)ص:۸/۵۴

۱۱) سورہ الفرقان: ۶۸

۱۲) سورہ بنی اسرائیل: ۳۲

۱۳) سورہ النور: ۲

۱۴) سورہ المعارج:۲۹-۳۰

۱۵) صحیح بخاری، حدیث(۶۸۱۰)، ص:۸/۱۶۴

۱۶) علاء الدین علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ، حدیث(۱۳۰۱۵)ص:۵/۳۱۸

۱۷) اسماعیل بن محمد، الترغیب والترھیب، باب ترھیب من الزنا، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۲ء، ص:۳/۱۸۶

۱۸) صحیح بخاری، حدیث(۷۰۴۷)ص:۹/۴۴

۱۹) الترغیب والترھیب، باب الترھیب من الزنا، ص:۳/۱۹۴

۲۰) سورۃ الاعراف:۸۰-۸۱

۲۱) سورۃ الشعراء:۱۶۵-۱۶۶
۲۲) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، کتاب الحدود، باب فیمن عمل عمل قوم لوط، مکتبۃ العصریہ، بیروت، ص:۴/۱۵۸
۲۳) لسان العرب، ص:۴/۲۱۶
۲۴) الہیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب زنا الجوارح، مکتبۃ القدسی، القاہرہ، ۱۹۹۴، ص:۶/۲۵۶
۲۵) سنن ترمذی، ابواب الحدود، باب، ماجاء فی حد اللوطی، حدیث(۱۴۵۶)ص:۳/۱۱
26) http://urdu.siasat.com/news/

****